https://ataunnabi.blogspot.com/

ردِّ بدعت

مترجمہ

اور

امام اہلِ سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

علیہ الرحمہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

ایم۔اے، پی۔ایچ ڈی

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴)

ردّ بدعات

اسلام کا مفہوم ـــــــ بدعتی کی تعریف ـــــ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کرنے والا ثواب سے محروم ـــــ شریعت سے محروم، طریقت سے محروم ـــــ ضرورت مرشد اور نجات اخروی ـــــ انبیاءؑ و اولیاء سے مشروط استغاثہ و استعانت ـــــ سجدۂ تعظیمی حرام ـــــ ایصال ثواب میں تکلفات بے معنی ہیں ـــــ فاتحہ کا حقیقی مفہوم ـــــ عورتوں کا بے پردہ گھومنا حرام ـــــ میت کے گھر جمع ہو کر گھر والوں کو زیر بار کرنا ناجائز ـــــ عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا حرام ـــــ نامحرم پیروں کے سامنے آنا حرام ـــــ صرف قبر کے لیے چراغ جلانا، اضاعت مال ـــــ چادروں کی رقم فقراء کو دی جائے تو بہتر ـــــ آلات موسیقی کے ساتھ قوالی حرام ـــــ ایسے اعراس میں شرکت حرام ـــــ اہتمام عرس شریعت کے مطابق ہو تو جائز ـــــ شب برات اور شادیوں میں آتش بازی اضاعت مال اور حرام ـــــ

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا بریلوی نے اپنے فتووں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رد بدعات اور احیاء اسلام کے لیے جدوجہد کی غالباً اسی لیے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:

بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا[1]

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔

خدا کے لیے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمودے

مولانا بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور حقیقت کو "خرافات" کی نذر کرتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکلتا ہے۔

مولانا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں۔ کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں —— انھوں نے جواب دیا:

"بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں —— بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا۔" ان کے اسلام کے لیے کافی ہے۔"[2]

---

[1] احمد رضا خاں: حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء، ص ۵۱

[2] احمد رضا خاں: السنیۃ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء) مطبوعہ بریلی ص ۱۴۵

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق مولانا بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔ عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے —— لا واللہ ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے"[1]

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے —— ایک جگہ لکھا ہے :

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائیں ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے —— اس کتاب مبارک میں —— فرمایا :

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض

لم یقبل منہ واھین[2]

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں

---

[1] احمد رضا خاں : اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی، باراول ۲۵ رجب ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء، ص ۱۵

[2] احمد رضا خاں : اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی، باراول ص ۱۰، ۱۱

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں مولانا بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چند اوامر و نواہی کا" جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:

"عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے، دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ "طریق، طریقہ، طریقت، راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا ہے"[1]

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

"انجام کار رستگاری" (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو) — یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں، اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے[2]

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:

"فلاح احسان کے لیے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی، شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں"[3]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استعانت و استغاثہ کے بارے میں مولانا بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط طور پر جائز ہے۔ ایک استفسار کے جواب میں وہ

---

[1] احمد رضا خاں: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی، ص ۷

[2] احمد رضا خاں: السنیۃ الانیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۱۴۴

[3] ایضاً، ص ۱۴۱

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھتے ہیں :

" جائز ہے جب کہ انھیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انھیں باذن الٰہی والمدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبّہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے [۱]

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لیے سجدۂ عبادت کو کفر و شرک اور سجدۂ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ

۱۳۳۷ ھ / ۱۹۱۸ء

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں :

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت عزّ جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین [۲]

مولانا بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدۂ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے [۳] ۔ پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے [۴] ، اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت کی حرمت کے دلائل پیش کیے ہیں [۵]

---

[۱] احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۴

[۲] احمد رضا خاں : الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۵

[۳] ایضاً، ص ۷۔۱۰

[۴] ایضاً، ص ۱۰۔۲۵

[۵] ایضاً، ص ۲۵۔۸۰

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آجکل بعض بے علم مسلمانوں میں گھروں میں براق کی تصاویر لگانے کا رواج عام ہے، یہ رواج پہلے بھی تھا، مولانا بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے [1] — مولانا بریلوی مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے، — مولانا بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:

"باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو [2]"

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پر دس ہو جاتا ہے [3]"

— رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے —؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے — اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک

---

[1] احمد رضا خاں: شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) مطبوعہ بریلی، بار اول

[2] احمد رضا خاں: الحجۃ الفاتحہ لطیب التعیین والفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۲

[3] ایضاً، ص ۱۵

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھانا سامنے نہ کیا جائیگا، ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔[1]

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لیے ایصال ثواب کر سکتا ہے یا نہیں۔ لکھتے ہیں:

"ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے ــــ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا چاہیے۔[2]"

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا، نامحرموں کے سامنے آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارت قبور کے لیے قبرستانوں میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا عام ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جا سکتی ہے یا نہیں؟" مولانا بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ ع / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں مولانا بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر ایک کے لیے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجبہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ، شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔[3]

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن

۱۔ ایضاً، ص ۱۶

۲۔ محمد مصطفٰے رضا خاں: الملفوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ، ص ۴۷

۳۔ احمد رضا خاں، مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی۔

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:

جلی الصوت لنھی الدعوت امام الموت[1]

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارت قبور کے لیے قبرستان جا سکتی ہیں یا نہیں؟"

تحریر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ زوارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)

رواہ احمد وابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔[2]

اس موضوع پر مولانا بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور[3]

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

---

[1] احمد رضا خاں: جلی الصوت لنھی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی۔

[2] احمد رضا خاں: السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶

[3] احمد رضا خاں: جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور، مطبوعہ بریلی

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

" غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے؟ جس وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے ـــــ سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں حاضری البتہ سُنّت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے ـــــ خود حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزارِ کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی[۱]"

فی زمانہ عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آجاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے ہیں ـــــ اس سلسلے میں مولانا بریلوی سے ایک استفتاء لیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک پیر، مرید کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟ ـــــ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے ـــــ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی اُمّت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔[۲]"

مزارات پر روشنی کرنے، چراغ، لوبان، بخور جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام رسوم و رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے، معقول فیصلے صادر کیے ہیں

۱؎ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۰

۲؎ احمد رضا خاں: مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبد الغنی نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا :

" قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ۔"[۱]

اس کے بعد مولانا بریلوی لکھتے ہیں :

" یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے ، یا قبور سر راہ ہیں ، وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے ___ تو یہ امر جائز ہے ۔"[۲]

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :

" اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو ، عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے ۔"[۳]

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا گیا :

عود ، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے

---

[۱] احمد رضا خاں : ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء) ، مطبوعہ لاہور ، ص ۹

[۲] ایضاً ، ص ۹-۱۰

[۳] احمد رضا خاں : احکام شریعت ، حصہ اوّل ، مطبوعہ آگرہ ، ص ۳۸ ۔

Marfat.com

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگرچہ کسی برتن میں ہو لما فیہ التفاؤل القبیح بطلوع الدخان من علی القبر والعیاذ باللہ ـــــــ

اور قریب قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف اور اضاعت مال ۔ میت صالح اس غرفے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں، بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے لہ

قبر پر چادر چڑھانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا:

جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں لہ

مولانا بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم ورواج میں اسراف اور اضاعت مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں ۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضاعت مال ہے تو حرام ہے ۔ اور یہ اصول صرف قبور کے لیے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشہ کے لیے ہے ۔

ہمارے معاشرے میں قوالی میں آلات موسیقی (مزامیر) کا عام رواج ہے ۔ درگاہوں حتیٰ کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب قوالیاں ہوتی ہیں، پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اہتمام ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض اعراس

لہ احمد رضا خاں: البنیۃ الانیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۷

لہ احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول ص ۴۲

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی —— مولانا بریلوی نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے —— آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:

"مزامیر جنھیں مٹانے کے لیے حضور پُر نور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کما فی الحدیث مطلقاً حرام ہیں[1]"

ایسی قوالی میں شرکت کے لیے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا:

ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر[2]

مروجہ اعراس میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھا:-

"عرس متعارف مذکور فی السوال کہ ہجوم زنان و تماشائے مرداں آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی، نظارۂ اجنبیہ و لہو و لہب و طوائف رقاصان و آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا —— اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے[3]۔

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مولانا بریلوی نے جن کی

---

[1] احمد رضا خاں: مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴

[2] احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳

[3] احمد رضا خاں: مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس (۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور، ص ۵

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو مولانا بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں —— مولانا بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:

" آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضیعِ مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا، قال اللہ تعالیٰ ولا تبذر تبذیرا ہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیطن ہ [1] "

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی:

" جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں [2] "

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا —— ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے —— ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہو گئے —— مولانا بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

---

[1] احمد رضا خاں: ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) مطبوعہ لاہور، ص ۲

[2] ایضاً، ص ۴۔

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرتِ معاصی اور خصوصًا کثرتِ بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے"[1]

---

[1] محمد مصطفٰے رضا خان: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) حصہ سوم، مطبوعہ علی گڑھ، ص ۵۴

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہماری دیگر مطبوعات

۱	رکنِ دین	شاہ رکن الدین مرحوم
۲	توضیح العقائد	″
۳	بہارِ مثنوی	مفتی محمد محمود الوریؒ
۴	کتاب الصیام	مفتی محمد محمود الوریؒ
۵	کتاب الزکوٰۃ	″ ″ ″
۶	کتاب الحج	″ ″ ″
۷	مولود محمود	شاہ رکن الدین مرحوم
۸	بزمِ جاناں	ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی صاحب
۹	زبدۃ المقامات	خواجہ محمد ہاشم کشمی
۱۰	حضرات القدس اول	خواجہ بدرالدین سرہندی
۱۱	دوم	″ ″
۱۲	حیاۃ مولنا احمد رضا خان	پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب
۱۳	قدم قدم سجدے	خالد محمود نقشبندی
۱۴	میلادِ رسول	علامہ ابن جوزی
۱۵	کتاب العقائد	مولانا نعیم الدین مرادآبادی
۱۶	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر مسعود احمد
۱۷	مظہر العقائد	
۱۸	ماہ و انجم	ترتیب ″ ″
۱۹	مہرِ درخشاں	قمر یزدانی
۲۰	حضرت امیر ملت اور ان کے خلفاء	محمد صادق قصوری
۲۱	ضرورتِ مرشد	امیر ملت محمد شاہ علی پوری
۲۲	وصالِ احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی
۲۳	نسمات القدس	خواجہ محمد ہاشم کشمی
۲۴	قبر کے ساتھی	حافظ محمد اشرف مجددی

مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ۔ سیالکوٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari